بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد کے چندے سے مسجد کی گندم کی صفائی کرواسکتے ہیں ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی شخص نے مسجد کے لیے گندم دی ہے، لیکن اس گندم کو صاف کروانے کی حاجت ہے، اسی حالت میں اسے بیچیں تو اس کی قیمت کم لگے گی اور صاف کروا کر بیچیں، تو اس کی قیمت زیادہ لگے گی، تو کیا مسجد کے لیے کیے جانے والے چندے سے اس گندم کو صاف کروایا جا سکتا ہے؟

جواب

مسجد کا چندہ مسجد میں کیے جانے والے عمومی اخراجات مثلاً : تعمیرات، امام و مؤذن، خادمین کے وظائف اور مسجد کی صفائی ستھرائی میں ہونے والے اخراجات وغیرہ کے لیے دیا جاتا ہے، اسے اِنہی مصارف میں استعمال کرنا ضروری ہے، مصارفِ مسجد کے علاوہ میں خرچ کرنا ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں چونکہ مسجد کے لیے کیے جانے والے چندے سے مسجد کے لیے ملی ہوئی گندم صاف کروانے کا عرف نہیں ہے، تو اس لئے مسجد کے چندے سے اس گندم کو صاف نہیں کرواسکتے۔ البتہ اپنی ذاتی رقم یا کسی شخصیت سے مسجد کی گندم صاف کروانے کی مد میں چندہ لے کر اس گندم کو صاف کروایا جا سکتا ہے اور یہ بہت سعادت کی بات ہے، بلکہ تھوڑی رقم خرچ کرنے پر زیادہ ثواب مل جائے گا۔

مسجد کا چندہ مسجد کے مصارف معہودہ یعنی عمومی اخراجات میں ہی خرچ کرنا ضروری ہوتا ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "**متولیوں کو کسی صرف جدید کے احداث کی اجازت نہیں ہو سکتی**، اگر بلا مسوغ (بلا اجازت) شرعی اس میں مال وقف صَرف (خرچ) کرینگے وہ صرف ان کی ذات پر پڑے گا اور جتنا مال مسجد اس میں خرچ کیا، اس کا تاوان ان پر لازم ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 235، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

فتاوی امجدیہ میں ہے : "جب عطیہ وچندہ پر آمدنی کا دارومدار ہے، تو دینے والے جس مقصد کے لیے چندہ دیں یا کوئی اہلِ خیر جس مقصد کے متعلق اپنی جائیداد وقف کرے، اُوسی مقصد میں وہ رقم یا آمدنی صَرف کی جاسکتی ہے، دوسرے میں صرف کرنا، جائز نہیں، مثلاً اگر مدرسہ کے لیے ہو، تو مدرسہ پر صَرف کی جائے **اور مسجد کے لیے ہو، تو مسجد پر (خرچ کرنا ضروری ہے)۔**" (فتاوی امجدیہ، جلد 3، صفحہ 42، مکتبہ رضویہ، کراچی)

امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ "چندے کے بارے میں سوال جواب" کتاب میں لکھتے ہیں : "**مسجد کے نام پر ملا ہوا چندہ وہاں کے عرف کے مطابق استعمال کرنا ہوگا**، مثلاً : امام، مؤذن اور خادم کی تنخواہیں، مسجد کی بجلی

کابل، عمارت مسجد یا اس کی اشیاء کی حسب ضرورت مرمت، ضرورتِ مسجد کی چیزیں مثلاً لوٹے، جھاڑو، پائیدان، بتی، پنکھے، چٹائی وغیرہ۔"(چندے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 26، مکتبۃ المدینہ کراچی)

مسجد کے لیے ملی ہوئی گندم کو صاف کروانے کی مد میں چندہ لے کر مسجد کی گندم کو صاف کروایا جاسکتا ہے، چنانچہ وقار الفتاوٰی میں ہے:

"مسجدوں میں جو عام چندہ کیا جاتا ہے، اس کو متولی ضروریات مسجد میں ہی خرچ کر سکتا ہے، آرائش و نقش ونگاری میں یہ مال خرچ نہیں کر سکتا، **لیکن اگر چندہ کرتے وقت یہ کہہ کر چندہ کیا گیا کہ اس رقم سے مسجد کی آرائش و نقش نگاری کرائی جائے گی تو اس چندہ سے یہ کام جائز ہے۔**"(وقار الفتاوٰی، جلد 02، صفحہ 281، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0270

تاریخ اجراء: 21 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/09 مئی 2026ء